افضل الرسل ﷺ

مصنف

سراج الملت حضرت پیر سید محمد حسین شاہ علی پوریؒ

(خلف الرشید حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ)

افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں حضرت خاتم النبیین امام الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالاتِ عالیہ اور خصائلِ حمیدہ کا بیان، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جامع کمالاتِ انبیاء ہونے کا ذکر اور تمام انبیاء کرام اور رسولانِ محتشم علیہم السلام سے افضل ہونے کا تذکرہ۔

مصنف

سراج الملت حضرت پیر سید محمد حسین شاہ علی پوریؒ

(خلف الرشید حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ)

تدوینِ جدید

محمد صادق قصوری

٢٠٠٠ء

بار اوّل ———— ایک ہزار

ہدیہ ———— =80 روپے

زیرِ اہتمام

محمد رضاءُ الدین صدیقی
نجابت علی تارڑ

زاویہ

٨۔ سی دربار مارکیٹ ○ لاہور
Ph (042) 7113553-7241517

(نوٹ)
اِس کتاب کے جملہ محاصل "زاویہ فاؤنڈیشن" کے علمی و تحقیقی مقاصد کے لیے وقف ہیں۔

مقدمہ

از

ضیاء الامت حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب ایم۔ اے (الازہر)
سجادہ نشین بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان ایک دولتِ لازوال ہے۔
یہ صحنِ چمن میں مہکتا گلاب ہے۔
آغوشِ صدف میں گوہرِ آبدار ہے۔
خزاں رسیدہ درختوں کے لیے مژدۂ فصلِ بہار ہے۔
شبِ دیجور میں دمکتے ماہتاب کی نشیلی چاندنی ہے۔
خشک سالی سے اُجڑے ہوئے جہاں کے لیے بارانِ رحمت ہے۔
یہ دولتِ سرمدی حاصل کیسے ہوتی ہے!
توحید کا اقرار کر لینے سے
قلب کی گہرائیوں سے اس کی تصدیق کرنے سے
عظمتِ رسالت کا نقش لوحِ دل پر ثبت کر لینے سے
عقیدۂ قیامت اپنا لینے سے۔

اُن کے اوصاف و کمالات کے ساتھ آقا علیہ السلام کے محاسن کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو بات لائقِ تحسین ہے وہ یہ کہ اس تقابلی جائزہ میں مقامِ نبوت کا ہر صورت میں خیال رکھا گیا ہے۔

یہ کتاب سب سے پہلے ماہنامہ "انوار الصوفیہ" لاہور کے مختلف شماروں میں ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۳ء شائع ہوتی رہی۔ بعد ازاں اسے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن مولانا غلام رسول گوہر مرحوم نے ۱۹۶۲ء میں قصور سے شائع کیا اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۷۸ء میں مجدد اکیڈمی بُرج کلاں ضلع قصور نے شائع کیا۔ گزشتہ ایڈیشنوں میں چند خامیاں تھیں جو قارئین کو بُری طرح کھٹکتی تھیں مثلاً قرآنی آیات کے حوالہ جات ذکر نہیں کئے گئے تھے اور نہ ہی ان کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ کتاب میں درج عربی اشعار کا ترجمہ بھی نہیں تھا۔ نیز کتاب کے آخر سے چند اوراق کم تھے جو گذشتہ ایڈیشنوں میں شاملِ اشاعت نہیں ہو سکے تھے۔ کتاب کے اندازِ بیان پر مناظرانہ رنگ غالب تھا اور بعض مقامات پر معقولات کی اصطلاحات نے عبارات کو اتنا پیچیدہ اور مشکل بنا دیا تھا کہ عام قارئین کے لیے انہیں سمجھنا ممکن نہ تھا۔

محترم محمد صادق قصوری صاحب بانی و ناظمِ اعلیٰ مرکزی مجلسِ امیرِ ملّت بُرج کلاں ضلع قصور لائقِ صد تحسین ہیں جنہوں نے اپنی شبانہ روز کاوشوں سے اس کتاب کو از سرِ نو ترتیب دیا۔ مندرجہ بالا کمزوریوں کے ازالہ کے لیے آیاتِ قرآنی کا ترجمہ بھی درج کیا اور ساتھ ہی عبارات میں روانی اور تسلسل پیدا کرنے کے لیے کامیاب کوشش کی ہے۔ کتاب کو مفید تر بنانے کے لیے ابتداء میں حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور آپ کی خدمات کو نہایت جامع انداز میں پیش کیا ہے۔

محترم قصوری صاحب کی ذات عوامِ اہلِ سنّت کے لیے غنیمت ہے جنہوں نے نہ صرف اس کتاب کو مفید تر بنا کر ہمارے لیے مثبت لٹریچر میں اضافہ کیا بلکہ علم و اد-

کی کمی رہ گئی تھی ان کو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر پورا کیا ہے جبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ. "میں اس لیے مبعوث ہوا ہوں تاکہ مکارمِ اخلاق کو تکمیل تک پہنچاؤں۔"

معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام کی بعثت کے زمانہ میں مکارم اخلاق غیر مکمل رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے بھیجا گیا تاکہ آپ مکارمِ اخلاق کی کما حقہ تکمیل کریں۔

بعض حضرات علمائے کرام نے لکھا ہے کہ تکمیل مکارم اخلاق کا معنیٰ یہ نہیں کہ جو اخلاق برگزیدہ باقی رہ گئے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اُن سے ہی موصوف تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن مکارم اخلاق کے تمام حضرات انبیائے کرام مالک تھے، اُن سب سے بمع بقیہ مکارمِ اخلاق، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مزین تھے ؎

جُدا جُدا تمام وصف جو انبیاء میں تھے   وہ سب کے سب جدِ شہ کربلا میں تھے

قارئین حضرات! جن اوصافِ حمیدہ، اخلاقِ جمیلہ، شمائلِ حسنہ، خصائلِ برگزیدہ مکارمِ اخلاق سے انبیائے کرام خالی تھے وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے تھے اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل تھے۔ ختم نبوت کا یہی معنی ہے کہ نبوت آپ کے ذریعے سے تکمیل کو پہنچ گئی۔ بعد از تکمیل کسی مصنوعی، جعلی، افتراء پرداز دجّال کا دعویٰ نبوت کرنا قرآن اور حدیث کا انکار ہے۔ اگر کوئی شخص ختم نبوت سے واقفیت رکھنے کے باوجود دعویٰ نبوت کرے تو اس کے کفر میں رائی برابر بھی شک نہیں ہے۔

۹۷۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ اُمی لقب تھے لیکن جس قدر علوم غیبیہ، اسرار خفیہ اور رموزِ خفیہ سے آپ واقف تھے، باقی حضرات انبیائے کرام نہیں تھے۔